نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم راشد الحق سمیع حقانی

امریکہ اور اتحادیوں کی عراق و افغانستان میں متوقع شکست

قدرت کا یہ ایک اٹل قانون ہے کہ ہر عروج کے بعد زوال کا عمل شروع ہوتا ہے اور ہر عہد کے فرعون کے لئے اپنے اپنے وقت کی موسیٰ صفت قوت پیدا کی جاتی ہے۔ تاریخی انسانی ایسی درجنوں شہادتوں سے بھری پڑی ہے۔ ابھی حال ہی میں (گریٹ برٹن) برطانیہ اور سوویت یونین کی فرعونی قوت اور استعماری دبدبے اور طنطنے کا حشر دنیا کے سامنے ہے۔ ان کے بعد دنیا کی طاقت اور قوت کی واحد ''علمبردار'' سپر پاور امریکہ تن تنہا بلاشرکت غیرے استعماری تختِ طاؤس پر متمکن اور جلوہ افروز ہوا۔ اس نعرۂ مستانہ کے ساتھ کہ انا ربکم الاعلیٰ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس نے عالم اسلام کی کمزور اسلامی ممالک پر باؤلے کتے کی طرح یلغار کردی۔ افغانستان اور عراق اس کا خصوصی اہداف ٹھہرے اور فلسطین و لبنان پر اپنے پالتو پلّے اسرائیل کو چھوڑا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ شروع میں شام اور ایران بھی اس کی ہٹ لسٹ پر آگئے تھے حتیٰ کہ ہر اسلامی ملک پاکستان سمیت سب اپنی اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے کہ اس کے بعد میرا نمبر ہوگا۔ ایسی ناامیدی اور خوف و یاس کی فضاؤں میں مجاہدین اسلام نے ایک بار پھر عراق و افغانستان میں بے سروسامانی کے عالم' دنیا بھر کی مخالفت' اپنوں کی غداریوں اور ریشہ دوانیوں کے باوجود اپنا عَلَمِ جہاد بلند کیا اور نعرہائے تکبیر کی گونج سے کفر کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کرادیا۔ اس مشتِ خاک پریشاں نے الحمدللہ اب طوفان بلا کی شکل اختیار کر کے عالم کفر کے مکروہ چہرے کو اور بھی سیاہ کرادیا اور دیکھتے ہی دیکھتے عراق کے شہروں سے امریکیوں اور اتحادیوں کے لاشوں کے لاشے تمام تر قوت اور جبر کے باوجود اٹھنا شروع ہوئے اور وقت کے یزیدی لشکروں کے سامنے سرزمین کربلا کے مقدس ریگزاروں سے مجاہدین اسلام کے لشکر انہیں شکست دینے اور میدان معرکہ حق و باطل کو رنگین کرنے کے لئے بے خطر دیوانہ وار کود پڑے۔

اب صدر بش کا اپنا حال یہ ہے کہ وہ عراق کو فتح کرنے آیا تھا اور اب اس کے نتیجے میں اس کی اپنی برسوں سے قائم اقتدار کی کشتی بھی ابھی حالیہ مڈٹرم الیکشن میں ڈانواڈول ہوگئی اور سفینۂ اقتدار کسی بھی وقت بحرظلمت میں ڈوب سکتا ہے۔ سینٹ اور کانگریس دونوں ایوانوں میں ری پبلکن کو شکست فاش نصیب ہوئی اور خود صدر بش کو لینے کے دینے پڑگئے ہیں۔ امریکی عوام نے کھل کر ان انتخابات میں ظالم و جابر حکمرانوں کے خلاف ووٹ دے کر اس بات کا ثبوت دیا کہ وہ عالم اسلام پر صلیبی دہشت گردی کے نام پر جاری جنگ کے مخالف ہیں۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ امریکی عوام دنیا

بھر میں تنہا رہ گئے ہیں۔اور دنیا بھر میں موجودہ عہد میں صدر بُش کی پالیسیوں کی وجہ سے امریکن سب سے زیادہ غیر محفوظ بن گئے ہیں۔ پھر امریکی معیشت بھی اندر ہی اندر سے عراق اور افغانستان میں جاری جنگ کے بے پناہ مصارف کی وجہ سے نہایت کمزور ہوگئی ہے۔اربوں ڈالر سالانہ آگ اور خون کے ظالمانہ اور لا حاصل کھیل پر ضائع کئے جارہے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ امریکی جنگی ٹیکنالوجی اور مہارت کا بھی بھرم کھل گیا ہے۔اور ایجنسیوں کا اعلیٰ جنس سسٹم بھی بری طرح بے نقاب ہوگیا۔نہ شیخ اسامہ ان کو مل سکا اور نہ ملا محمد عمر کی بھنک ان کو پڑسکی اور نہ عراق میں القاعدہ کا نیٹ ورک توڑنا انہیں نصیب ہوا۔البتہ پوری دنیا میں سارے مسلمان القاعدہ کو حق بجانب سمجھنے لگے اور انہیں اپنا ترجمان اور نجات دہندہ قرار دینے لگے۔آئے روز امریکہ کے ہائی لیول کے عہدے دار امریکہ کی عراق میں شکست کے اعترافات کررہے ہیں۔ان میں سرفہرست امریکی صدر بش' جلاد صفت سابق وزیر دفاع رمزفیلڈ' سابق وزیر خارجہ کولن پاول' نئے وزیر دفاع چیف رابرٹ گٹس اور تمام خفیہ ایجنسیوں کے چیف جان ہارڈ نمایاں ہیں۔ان چاروں نے مختلف موقعوں پر اپنے انٹرویوز میں اس حقیقت کا برملا اظہار کیا ہے کہ امریکہ عراق میں بدترین شکست سے دوچار ہے ۔ہمیں فوری طور پر عراق سے نکلنا چاہیے۔اس سے پہلے عراق کے بارے میں خصوصی کمیٹی نے بھی صدر بش کو فوری طور پر یہ مشورہ دیا ہے کہ امریکہ عراق سے فوجیں بلالے ورنہ یہ جنگ امریکہ کے لئے تباہی و بربادی کی آخری جنگ ثابت ہوسکتی ہے۔ پھر ابھی کل ہی پنٹاگون نے سرکاری طور پر اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ عراق میں امریکی فوجیوں پر ہر ہفتے 960 گوریلا حملے کئے جاتے ہیں اور روزانہ 140 مرتبہ امریکن فوجی موت کا منظر دیکھتے ہیں۔مجاہدین اسلام جنہیں القاعدہ اور دہشت گرد قرار دیا جارہا ہے ان کا مورال عراق اور افغانستان میں دن بدن بڑھ رہا ہے اور خون مسلم کی حدت اور تپش آتش فشاں کی طرح کھول اٹھا ہے۔عراق سے امریکی فوجیوں کے بھاگنے کا منظر اب انشاء اللہ کچھ ہی عرصہ میں عالم اسلام کے سامنے آنے والا ہے۔سر پھرے عربوں نے ایک بار پھر اسلام کی عزت کی لاج رکھ لی ہے۔اب زخمی ریچھ کی تڑپ اور چیخ و پکار اور آہ و فغاں صاف سنائی دے رہی ہے۔افغانستان میں بھی طالبان دوبارہ مکمل قوت اور بڑی تیزی کے ساتھ اپنی مجاہدانہ کارروائیوں سے دنیا کو حیران و پریشان کررہے ہیں۔افغانستان کا بیشتر حصہ طالبان کی گرفت میں آچکا ہے۔عوام نے دوبارہ ان پر بھرپور اعتماد کرنا شروع کردیا ہے۔اس کا واضح ثبوت کٹھ پتلی حکمران حامد کرزئی کا زاروقطار عوام کے سامنے رونا ہے کہ طالبان پھر آنے والے ہیں اور الٹا امریکہ اور نیٹو بھی معصوم افغان شہریوں کو ظالمانہ بمباری کے نتیجے میں آئے روز قتل کررہے ہیں۔میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا کہ میں کیا کروں اور کہاں جاؤں؟ ملت فروش ''بہادر'' کرزئی کا یوں سرعام رونا اور مجاہدین کی کامیابیوں کا اعتراف کرنا' خدائی قدرت اور مجاہدین کی کامیابیوں کا ایک واضح معجزہ ہے۔ ع　جب دیا رنج بتوں نے تو خدا یاد آیا

پھر دو دن پہلے فرانس نے بھی ڈرامائی طور پر افغانستان سے اپنی افواج کے نکالنے کا اعلان کردیا ہے۔

افغانستان میں فرانس کی شکست اور یوں اس کی افواج کے بھاگنے سے نیٹو' امریکہ اور کرزئی کو ایک اور بڑا دھچکا لگا ہے۔اس کے علاوہ پچھلے مہینے نیٹو کا خصوصی اور ہنگامی اجلاس یورپ میں منعقد ہوا جس میں صدر بش نے بھی خصوصی طور پر شرکت کی۔اس کا ایجنڈا افغانستان میں مزید افواج بھجوانا تھا لیکن فرانس' جرمنی اور انگلینڈ جیسے بڑے ممالک نے بھی اپنی مزید افواج افغانستان کی بھٹی میں جھونکنے سے صاف انکار کردیا۔یہ وہ تمام زمینی حقائق ہیں جن کی بناء پر یہ امید اور توقع باندھی جاسکتی ہے کہ عہدِ حاضر کا فرعون اب سجدہ ریز ہونے کو ہے۔عالم کفر کا غرور پیوند خاک ہونے والا ہے اور عالمی استعمار اور سپر پاور کا نعرہ لگانے والے چند بے سروساماں مجاہدین اور مولویوں (طالبان) کے ہاتھوں عالمِ نزع میں جانے والا ہے۔

آخر میں مبارکباد کے مستحق ہیں وہ سرفروشانِ ملت جنہوں نے ظلم و جبر کے طوفانوں میں جہاد اور اعلاء کلمۃ حق کے چراغ اپنے خون کے نذرانوں سے روشن کیئے اور کفر کی متوقع شکست کی پیشنگوئیاں اپنے خونِ جگر سے نقش کیں۔ ؎ شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے مزار کی بے حرمتی ایک ناپاک جسارت

ہندوستان سے اس دلخراش اور جگر دوز خبر نے پاکستان بھر میں غم وغصہ اور افسوس کی فضاء پیدا کردی ہے کہ تھانہ بھون میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے مزار مبارک کی متعصب ہندو تنظیم آر ایس ایس نے ناپاک جسارت کرتے ہوئے آپکے مزار اور دیگر رشتہ داروں کی قبور کی بے حرمتی کرکے انکی توڑ پھوڑ کی ہے۔یہ ہے ''عظیم جمہوری'' ملک ہندوستان کی اصل تصویر اور اصل رخ۔جس میں مسلمان مذہبی رہنماؤں کی قبریں اور شعائر اسلام بھی محفوظ نہیں۔ نفرت اور تعصب اور انتہا پسندی کی تمام انواع واقسام آپکو ہندو قوم کے ہاں ملیں گی۔حکیم الامت کی قبر اس ''جرم'' میں منہدم کی گئی ہے کہ انہوں نے ۶۰ رسال قبل کیوں قیام پاکستان کی حمایت کی تھی؟ محض سیاسی اختلاف رائے کی بناء پر حکیم الامت جیسے عظیم مربی' عظیم محسن اور ہمہ جہت شخصیت کی تمام خدمات کو فراموش کرکے ساٹھ ستر سال بعد انکی قبر کے نشان مٹانا نفرت وعداوت اور اسلام دشمنی کی بدترین مثال ہے۔دوسری جانب حکومت پاکستان کشمیر جیسے مسئلہ سے بھی جان چھڑا کر دن رات ہندوستان کی آؤ بھگت کرنے میں مصروف ہے۔اس سلسلے میں سرکاری سطح پر کوئی احتجاج ہندوستان سے نہیں کیا گیا۔حالانکہ حضرت تھانویؒ کی قبر کی بے حرمتی تحریک پاکستان کی حمایت کرنے کی بناء پر کی گئی ہے لیکن حکومتِ پاکستان اور وزارت خارجہ اور پاکستانی ایمبسی اس عظیم واقعے پر خاموش تماشائی ہیں۔ہم اس واقعے کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ واقعہ میں ملوث مجرموں کو بدترین سزادی جائے اور حکومت پاکستان اس سلسلہ میں سرکاری طور پر موثر احتجاج کرے۔ورنہ اس کے نتائج دونوں ممالک میں خطرناک ہوسکتے ہیں۔